

الشیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی

(حفظہ اللہ)

کا بیان، بعنوان:

”اے میری قوم!
داعی الیٰ اللہ کی پکار پر لبیک کہو“





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشیخ المجاہد ابو محمد العدنانی الشامی کا بیان، بعنوان:

”اے میری قوم! داعی الیٰ اللہ کی پکار پر لبیک کہو“۔



6 رمضان, 1436 ہ

سب تعریفیں اللہ کیلیے ہیں جو قوی اور متین؟؟؟ ہے، اور صلوٰۃ و سلام ہو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، کہ جنہیں تلوار دے کر رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اما بعد!

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ (المائدہ:۵۴)

”اے ایمان والو اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے“

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ (التوبۃ ۱۲۳)

”اے اہلِ ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی (یعنی محنت وقوت جنگ) معلوم کریں۔ اور جان رکھو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے“

اور فرمایا:

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۔(فتح: ۲۹)

اور فرمایا:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (ممتحنہ:۴)

”بے شک تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے رفقاء میں بہترین اسوہ (نمونہ) موجود ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بےتعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔“

اللہ کے وہ بندے، کہ جن کی اللہ کیلیے محبت اور اللہ کی ان کیلیے محبت کی بدولت اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے، اور انہیں اپنی خلقت میں سے چنا ہے، تاکہ وہ اسکی حکمرانی کو لوگوں میں قائم کریں اور اسکی شریعت کو نافذ کریں، انکی صفات میں سے ہے کہ وہ کافروں پر بہت شدید ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ذات پر نہیں، بلکہ اپنے عقیدے اور توحید پر یقین کی بدولت ہمیشہ پر اعتماد اور بلندی کی جانب گامزن رہتے ہیں۔ وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ انہیں جو غلبہ اور فتح حاصل ہوئی ہے، وہ انکی اپنی تعداد یا قوت کے بل بوتے پر نہیں، بلکہ محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے رب کے اوامر کی بجا آوری کرتے رہتے ہیں اور لوگوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، کیونکہ کوگوں کا رب ان سے محبت کرتا ہے۔ ان کی سمت میں کوئی انحراف نہیں آتا، خواہ لوگوں کے قوانین، رسوم و رواج، اور آراء و نظریات احکام الٰہی سے کتنے ہی منحرف ہو جائیں۔ انکے خلاف لوگ کتنا بھی گٹھ جوڑ کرتے پھریں، لیکن وہ گردش ایام سے نہیں گھبراتے، کیونکہ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ وہ کافروں پر ایسے سخت اور شدید ہوتے ہیں، جیسے بھیڑیا اپنے شکار پر ہوتا ہے۔ ان کو چننے والا اللہ تبرک و تعالیٰ ہے۔ اسی نے اپنے فضل سے ان کو اپنا دین قائم کرنے اور اپنے احکام نافذ کرنے کیلیے چنا ہے۔ وہ کفار سے اعلان بیزاری اور کنارہ کشی کرتے ہیں، اور برملا ان سے دشمنی اور نفرت کا اعلان کرتے ہین۔ وہ انکے حلیف نہیں بنتے، اور نہ ہی انکی طرف دوستی کے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ وہ نہ تو ان کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں اور نہ ہی انکے چرنوں میں جا جا کے بیٹھتے ہیں۔ وہ ان کو راضی کرنے کی کوششیں نہیں کرتے؛ چاہے وہ انکے اپنے اہل و عیال، یا کنبے قبیلے یا قوم لے لوگ ہی ہوں۔ ایسا ہوتا ہے ان کا حال، جو اللہ کی شریعت کو نافذ کرتے ہیں۔ اور اس طویل راستے میں چاہے کتنی ہی سختیاں اور آزمائشیں آئیں، ان میں کوئی تبدیلی یا انحراف نہیں آتا۔

اور ہم رواں سالوں میں نام نہاد جہاد کی آڑ لے کردین کی خدمت اور شریعت کے نفاذ کے جھوٹے دعوے کرنے والے کی دھوکے بازیاں دیکھ رہے ہیں، جو انبیاء کے طریقے سے منحرف، اور ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اسوہ سے ہٹ کر اپنا ہی طریقہ لے آیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ حالات کی اونچ نیچ سے گھبراتا ہے اور اپنے آقاؤں کی ملامت سے ڈرتا ہے۔ اسی لیے وہ کفار کی رضا جوئی اور ان سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے، اور ان کے ساتھ مل کر منصوبے بناتا ہے، اور ان کو راضی رکھنے کی کوشش کرتا ہے، بلکہ انکا حلیف بن جاتا ہے اور انکا دفاع کرتا ہے، اور اسکی وفاداریاں بھی انہی کیلیے ہوتی ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ ہر لحظہ کفار سے تعلقات استوار کرنے کی سر توڑ کوشش میں ہوتا ہے۔ سو وہ ان سے اظہار یکجہتی کرتا پھرتا ہے اور انکی حکمرانی کے تحت دفاتر کھولنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، تاکہ ان سے فائدہ حاصل کرے اور انکے نقصان سے بچے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ وہ کفار سے معاونت اور مدد و نصرت حاصل کرنے کیلیے ان کے پاؤں پکڑ کر منتیں کر رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک دولہ اسلامیہ کا معاملہ ہے، تو اسے تو عزت والا راستہ معلوم ہے؛ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا راستہ، پس وہ اسی راستے پر چل رہی ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم کی پیروی کر رہی ہے۔ اوران شاء اللہ یہ کبھی اس راستے سے منحرف نہیں ہوگی اور نہ اسکے قدم ڈگمگائیں گے۔ ہم ان شاء اللہ اپنے اس راستے پر چلتے رہیں گے، اور کسی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اب ہمیں کوئی پروا نہیں، چاہے

کتنے ہی لوگ ہم پر یک مشت حملہ کر دیں، چاہے کتنی ہی اقوام ہم پر ٹوٹ پڑیں، چاہے ہمیں تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جائے۔ ہمیں کچھ پروا نہیں، چاہے علماء سوء، کتابیں اٹھائے ہوئے گدھے جو بھی کہتے بھریں، اوراس سے ہمیں باِذن اللہ کوئی نقصان نہیں پہنچنے والا، کیونکہ ہم اپنے رب کی دی ہوئی بصیرت پر چل رہے ہیں۔ ہم تو بس اپنے رب کی کتاب اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اس سے آگے ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا۔

اے دنیا بھر کے مسلمانو! ہم آپ کو ماہ رمضان کی آمد پر مبارکباد دیتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں دوبارہ یہ فضیلت والا مہینہ عطا فرمایا۔ سو اے اللہ کے بندو! اس موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کی طرف لپکو اور افضل ترین عمل کرنے کی کوشش میں رہو۔ اور بلا شبہ رب تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلیے بہترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ سو اس مبارک عمل کی طرف لپکو، اور اس فضیلتوں والے مہینے میں شہادت کی خواہش لیے قتال میں حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اس مہینے میں نوافل کا ثواب فرائض کے برابر، اور فرائض کا ثواب دس گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ پس عقلمندی کا تقاضہ ہے کہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ جہاد و قتال میں مشغول رہنے کی کوشش کی جائے، کیونکہ کوئی عبادت جہاد کے برابر نہیں ہو سکتی، اور غٰر رمضان میں کیا ہوا جہاد رمضان میں کیے ہوئے جہاد کے برابر نہیں ہو سکتا۔ پس مبارکباد ہے اس کیلیے، کہ جو رمضان کو قتال کرتے ہوئے گزارے، اور خوشخبری ہے اس کیلیے، کہ جس کو رب تعالیٰ رمضان میں شہادت کے مرتبے کیلیے چن لے۔ اور شاید کہ رب تعالیٰ رمضان میں شہید ہونے والے کا اجر بھی دس گنا تک بڑھا دے۔

پس اے مسلمانو! اس جانب سبقت لے جانے کی کوشش کرو، اور لپکو جہاد کی طرف۔ اور اے مجاہدو! اٹھو اور آگے بڑھو، اور اس رمضان کو باِذن اللہ کافروں کیلیے وبال کا مہینہ بنا دو۔

اے دنیا بھر میں بسنے والے اہل سنت، اور خصوصا عراق کے سنی مسلمانو! آپ نے رافضیوں (شیعہ) کے ساتھ اکٹھے رہنا شروع کر دیا ہے، اور یہ وہ صورت حال ہے کہ جس کے بارے میں ہم نے آپ کو بہت پہلے خبردار کر دیا تھا۔ آپ اب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح بغداد، اور دیالیٰ، اورانبار، اور کرکوک، اور صلاح الدین میں اہل سنت کو لوٹ ماراور قتل و غارت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، اورکس طرح انہیں ہجرت پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اوران علاقوں میں کوئی سنی اپنا دین ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا، اورکوئی اہل سنت یہاں داخل نہیں ہو سکتا۔ آج کوئی ہے جو بغداد میں اپنے بیٹے کا نام عمر یا عثمان یا معاویہ رکھ سکے؟ کون ہے جو بغداد میں داخل ہو سکے؟ رافضی کسی اہل سنت کو بغداد میں داخل نہیں ہونے دیتے، بلکہ اسے بھی نہیں، جس کا سنی ہونے کا ہلکا سا بھی گمان ہوتا ہے۔ اور یہاں تک کہ وہ مرتد صحوات کے شرطوں اور فوجیوں میں سے اپنے ان غلاموں، چیلوں اور پالتو کتوں کو بھی داخل نہیں ہونے دیتے، صرف اس وجہ سے کہ انکے ناموں سے اہل سنت ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کئی سال تک انکی خدمت کی ہے، اور خود کو انکے دفاع کیلیے فنا کیا ہے، اور باوجود اس کے کہ اِن میں سے اکثریت صفویوں کی ہے اور وہ خود بھی صفوی ہیں۔ سو پوچھ لو انبار کے رہنے والے اس مرتد فوجی سے، کہ جو رافضیوں کے جوتوں کے تلوے چاٹتا ہوا انکی مجاہدین کے خلاف مدد کرتا تھا۔ لیکن جب وہ مجاہدین سے بھاگتا ہوا بغداد پہنچا تو وہاں رافضیوں کے ہاں اس کی ان خدمات کی کوئی قیمت نہ لگی۔ انہوں نے اسے شہر کے دروازے پر روک لیا اور داخلے کیلیے اسکی دو بیٹیوں کا سودہ کرنے کی شرط رکھ دی۔ یہ بات اسے ہوش میں لانے اور گمراہی سے نکالنے کیلیے بجلی کا جھٹکا ثابت ہوئی۔ پس وہ واپس انبار کو بھاگا اور توبہ تائب ہوتے ہوئے مجاہدین کے پاس چلا آیا۔

اہل سنت پر قابو پا لینے پر رافضی کبھی ان سے نرمی نہیں برتیں گے۔ اور وہ کیسے ان سے نرمی برتیں، جب کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ سنی کا قتل انکے لیے اپنے معبودوں کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، خواہ وہ نام کا ہی سنی ہو اور اسے دین کا کچھ پتہ نہ ہو، اور چاہے اس نے انکی غلامی اور دفاع میں اپنی زندگی گال دی ہو۔ اور یہ ہم مستقبل میں متوقع کسی وقت کی بات نہیں کر رہے، بلکہ یہ وہ حقائق ہیں، کہ جو آپ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ عامریہ کے علاقے میں جب مسلح رافضی گروہ داخل ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے بے غیرت بکاؤ مال صحوات کے گھروں کو نشانہ بنایا۔ اور جب یہ گروہ ضلوعیہ کے علاقے میں گھسا تو اس نے سب سے پہلے نماز جمعہ پر پابندی عائد کی۔ اور آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ انہوں نے صلاح الدین اور دیالیٰ اور انبار میں کیا کچھ کیا ہے؛ مسجدوں کو نظر آتش کرنا اور دھماکوں سے اڑانا، اہل سنت کا قتل عام، انکو ذبح کرنا اور جلا ڈالنا، انہیں گھر بار چھوڑنے پر مجبور کرنا، انکے اموال و املاک کو سلب کرنا۔ یہ ہیں وہ حالات جن میں آپ جی رہے ہیں، اے اہل سنت! کیا تمہیں ان سناروں اور زر مبادلہ کا کام کرنے والوں کی خبر پہنچی؛ کہ جنہیں سامراء میں رافضیوں نے اغوا کرلیا اور پھر انکی لاشوں کو واپس پھینک گئے؟ کیا آپ بھول گئے اعظمیہ میں انکا آپ کے مکانوں اور گاڑیوں کو جلانا اور پھر اس پر جشن منانا، اور پھر یہ سب کرنے کی جو وجہ انہوں نے بتائی؟ اے اہل انبار! کیا آپ سنتے نہیں وہ دھمکیاں جو وہ آپ کو ہر روز دے رہتے ہیں؛ اور انکا آپ کو فساد کی جڑ قرار دینا اور اس جڑ کو اکھاڑ پھینکنے کے وعدے کرنا؟ اے اہل انبار! کیا آپ دیکھتے نہیں ان ہزاروں قیدیوں کی فہرستوں کی جانب، کہ جو جنوب کی جیلوں میں پڑے گل سڑ رہے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ان قیدیوں میں تیرہ سو پاکدامن خواتین بھی شامل ہیں؟ اور یہ تو صرف وہ اعداد و شمار ہیں جو کہ وہ بتاتے ہیں اور جن کی تصدیق ہو چکی ہے۔

اے دنیا بھر کے اہل سنت! صلیبی اب عراق سے اہل سنت کو مکمل طور پر نکال دینے اور اسے خالصتا رافضیوں کی سرزمین بنا دینے کا عزم کر چکے ہیں۔ پس اب خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ، کہ یہ معاملہ بہت گھمبیر ہے۔ رافضیوں کا اصل چہرہ کھل کر آپ کے سامنے آچکا ہے، اور انکا آپ کیلیے بغض و عداوت کسی سے مخفی نہیں رہی۔ اور صلیبیوں کا آپ کیلیے بغض و عداوت بھی کچھ کم نہیں۔

مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ۔ (البقرہ:١٠٥)

’’جو لوگ کافر ہیں، اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (وبرکت) نازل ہو‘‘۔

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا (البقرہ: ٢١٧)

’’اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں‘‘۔

الحمد للہ صلیبی عراق میں جہاد کو دبانے میں مایوس ہو چکے ہیں، اورانکی اہل سنت کو سیاست میں حصہ دینے کا جھانسا دے کر انہیں مجاہدین سے دور کرنے کی کوشش بھی بری طرح ناکام ہوگئی ہے۔ اس میدان میں صلیبی شکست خوردہ ہو چکے ہیں، اور اہل سنت نے مجاہدین کے گرد اکٹھا ہونا شروع کر دیا ہے، اور روزانہ کی بنیاد پر برادریوں کے سرداروں کا بیعت کرنا دیکھ کر یہود پربھی لرزہ طاری ہے۔ پس انہوں نے عراق کو رافضیوں، ایرانیوں اور ملحد کردوں کے ہاتھ بیچ دینے کا فیصلہ کیا، تاکہ وہ اہل سنت کو قتل و غارت اور دربدری کا نشانہ بنائیں، اور یہ وہ حقیقت ہے جو اب روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔ درحقیقت یہی صلیبیوں کی وہ حکمت عملی ہے، جو وہ خلافت کے ساتھ اپنی جنگ میں استعمال کر رہے ہیں۔

پس صلیبیوں کے اس پلید مفتی سیستانی ملعون کے فتوے کی بناء پر رافضیوں کا ایگ گروہ تشکیل پایا، جس کو بہت مختصر وقت میں تربیت دے کر اسلحے سے لیس کیا گیا اور صلیبیوں کی فضائی امداد بھی فراہم کی گئی۔ اور رافضیوں کیلیے دروازے چوپٹ کھول دیے، تاکہ وہ دنیا کے ہر کونے سے یہاں آسکیں۔ انکی کتیبوں، ملیشیات، گروہوں اور جماعتوں میں تشکیل کی گئی، اور یہاں تک کہ ہر گروہ، بلکہ ہر کتیبے کیلیے علٰحدہ ٹی وی چینل بھی نشر کرنا شروع کر دیے۔ اسکے بالمقابل ہم اہل سنت کے مرتدین کو دیکھیں تو وہ صلیبیوں کے در پر روتے ہوئے مِنّتیں کر رہے ہیں، اور انکے قدموں میں گرگر کے بھیک مانگ رہے ہیں کہ وہ انہیں اسلحہ دے دیں؛ لیکن یوں کچھ حآصل نہیں ہوتا۔ رافضیوں کے زیر تسلط علاقوں میں انکے قتل و غارت اور پکڑ دھکڑ کرنے کی وجہ سے وہاں اہل سنت کی آبادی بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔ اب تو وہ روزانہ سینکڑوں لوگوں کو پس زندان کر رہے ہیں۔ اور جن علاقوں پر رافضی قبضہ کر لیتے ہیں، ان میں گھروں سے بے دخل کیے گئے اہل سنت کو واپس نہیں آنے دیا جاتا۔ سو کوئی ہے آپ میں سے جو دیالیٰ یا تکریت کو واپس لوٹا ہو؟ کوئی ہے جو جرف الصخر یا کرغول یا اویسات یا ایسے دیگر علاقوں میں داخل ہو سکا ہو؟ اہل سنت میں سے بے گھر افراد کو رافضی اپنے زیر تسلط علاقوں میں قطعا داخل نہیں ہونے دیتے، خصوصا انبار میں۔ اور اگر کوئی بغداد میں داخل ہو ہی جائے، تو اسکا پیچھا کرکے اس کو گھیر لیا جاتا ہے تاکہ اسے قتل، یا قید، یا شہر بدر کر دیا جاہے۔ کیا آپ بغداد میں بورڈوں پر یہ لکھا ہوا نہیں پڑھتے؟ کہ جس نے انبار سے بے دخل کیے گئے کسی شخص کو پناہ دی، تو وہ بھی دہشت گرد ہے۔

سو انبار سے نکالے گئے لوگوں کو صحرا کی گرمی میں پڑے سڑتے رہنے کیلیے چھوڑ دیا گیا۔ ان میں اب بھی کئی ایسے ہیں کہ مشکلات و مصائب اور ذلت و خواری میں پڑے رہنے کو تو تیار ہیں، لیکن اپنوں میں اور اپنے دین میں واپس لوٹنے کو تیار نہیں۔ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ!

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ۔ (ھود:۱۰۱)

''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا''۔

یہ اس حالت تک اس لیے پہنچے کہ انہوں نے جہاد کو ترک کیا، اور ان میں سے بہت سوں نے رافضیوں اور صلیبیوں سے وفاداریاں نبھائیں، اور صحوات اور صفوی لشکر میں بھرتی ہوئے؛ یہ سب اس لیے کہ اُن کے ہاں عزت حاصل کر سکیں۔ پس اللہ نے انہیں ذلیل کر دیا۔

وَمَن يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ (الحج:۱۸)

" اور جس شخص کو اللہ ذلیل کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں"۔

اِن پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ حدیث بھی صادق آتی ہے، کہ''جب تم سود کھانے لگو گے، اور بیلوں کی دموں کے ساتھ چمٹ جاؤ گے، اور کھیتی باڑی میں ہی لگے رہو گے، اور جہاد کو ترک کر دوگے؛ تو اللہ رب العزت تم پر ذلت کو مسلط کردے گا، اور اس وقت تک تم کو اس سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ تم اپنے دین پر واپس نہ آجاؤ''۔

پس اے اہل انبار! اپنے علاقوں، اپنے گھروں، اپنے لوگوں میں واپس لوٹ آؤ۔ اور حالات جس موڑ پر آچکے ہیں، شاید سنی مرتدین رافضیوں کی حقیقت کو اب سمجھ گئے ہوں گے؛ کیونکہ ہمیں خبر ملی ہے کہ ان میں سے اکثر نے رافضیوں کے پنجۂ استبداد سے نکل بھاگنے کا عزم کرلیا ہے، لیکن ہماری پکڑ سے ڈرتے ہوئے وہ کوئی راستہ نہیں پاتے۔ اس لیے ہم اللہ کے حضور، اور پھر مسلمانوں کے سامنے عذر پیش کرنے

کے قابل ہونے کیلیے، اور متعدد قبائل کے سرداروں کی امیر المؤمنین سے کی گئی گزارشات کے منظور ہونے کے سبب ہم صحوات کو، اور جو رافضیوں کے لشکر میں ابھی تک شامل ہیں، انہیں آخری موقع دیتے ہیں اور دوبارہ سے انہیں توبہ کی دعوت دیتے ہیں، اور وہ بھی بغیر کسی استثناء کے۔ پس کوئی بھی افسر یا مجرم اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اور ہم ان پر صرف اسلحہ جمع کروانے کی شرط لگاتے ہیں؛ ان کے صدق توبہ کی علامت کے طور پر۔ اس بار ہم توبہ کے موقعے سے کسی کو بھی محروم نہیں رکھ رہے، حتیٰ کہ حدیثہ کے قبیلے جغائفہ کو بھی نہیں، کہ جوکئی بار ارتداد کے مرتکب ہوچکے ہیں۔ اور اگرچہ حدیثہ اس وقت ہمارے محاصرے میں ہے، اور ہم اس میں کسی بھی وقت داخل ہو سکتے ہیں، لیکن پھر بھی ہم انہیں یہ موقع دے رہے ہیں۔ پس اے اہل حدیثہ اور دیگر مرتدین! یہ تمہارے لیے نادر موقع ہے، سو اس کو غنیمت جانو اور اس فضیلت والے مہینے میں توبہ کرلو؛ ممکن ہے کہ اللہ تمہاری توبہ قبول فرمالے۔ اور اگر اللہ نے چاہا، اور ہم تمہارے توبہ کرنے سے پہلے حدیثہ میں داخل ہو گئے، تو اللہ کی قسم! ہم بإذن اللہ تم کو آنے والی کئی نسلوں کیلیے نشان عبرت بنا دیں گے۔ پھر وہاں سے گزرنے والا کہے گا، کہ یہاں ایک قبیلہ جغائفہ ہوا کرتا تھا، اور اس اس جگہ ان کے مکانات تھے۔

اسی طرح ہم شام اور لیبیا میں موجود لشکروں کو بھی دوبارہ سے دعوت دیتے ہیں، کہ دولہ اسلامیہ، جو اللہ کے نازل کردہ قوانین کو نافذ کرتی ہے، اس سے قتال کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں۔

اے فتنے میں مبتلا فوجی! دولہ اسلامیہ کے خلاف ہتھیار اٹھانے سے قبل یہ جان لے، کہ اس وقت دولہ اسلامیہ میں شامل علاقوں کے علاوہ اس زمین پر ایسا کوئی اور خطہ موجود نہیں، کہ جس میں شریعت نافذ ہو، اور جہاں حکمرانی صرف اللہ ہی کی ہو۔ یاد رکھ اگر تو اس زمین میں سے ایک شہر، ایک بستی، یا ایک بالشت پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا، تو اس میں اللہ کے قوانین ہٹا کر بشری قوانین نافذ کر دیے جائیں گے۔ اب تو خود سوچ لے کہ اللہ کا قانون ہٹا کر بشر کا قانون نافذ کرنے والے، یا اس میں معاون بننے والے کا کیا حکم ہے؟ ہاں بالکل! تو ایسا کرنے سے کافر ہو جائے گا۔ سو خبردار ہو جا، کہ دولہ اسلامیہ سے قتال کرنے پر تو جانتے یا نہ جانتے کافر ہو جائے گا۔ پھر ان دلائل کو بھی پرکھ، جو تجھے جہنم کی طرف بلانے والے داعی دولہ اسلامیہ سے قتال پر آمادہ کرنے کیلیے دیتے ہیں؛ تو جان جائے گا کہ یہ سب افتراء پردازیاں ہیں۔ سو دیکھ اور غور و فکرکر، تعصب کی نہیں، انصاف اور شرعی دلائل کی نظر سے دیکھ؛ اور ان کتابیں اٹھائے ہوئے گدھوں کے پلید اور بے بنیاد فتاویٰ کی جانب نہ دیکھ۔ انکی پھیلی ہوئی شہرت تجھے کسی دھوکے میں مبتلاء نہ کر دے۔ اور چاہے انہوں نے تألیف و تصنیف میں کوئی کارنامہ دکھا بھی دیا ہو، لیکن معاملہ یہ ہے کہ یہ علماء سوء نہ تو طواغیت کے چرنوں میں بیٹھنے سے باز آتے ہیں، اور نہ ہی کبھی جہاد کیلیے نکلتے ہیں۔ یہ اپنی زندگیاں گھروں میں عورتوں کے ساتھ بیٹھے رہ کر گزاردیتے ہیں۔ انکا کام بس مجاہدین کی کمیاں کوتاہیاں ڈھونڈتے رہنا ہوتا ہے۔ انکا رباط ٹویٹر پر پوسٹیں کر کے اور جہاد ٹی وی پر انٹرویو دے دینے پر ختم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے کسی نے فی سبیل اللہ ایک گولی تک نہیں چلائی، اور مجاہدین کے ساتھ جہاد میں کبھی ایک پل کیلیے بھی شریک نہیں ہوئے۔ اور شاید کہ ان میں سے کوئی کسی جہادی نظم میں گیا بھی ہو تو انہوں نے اسے بھرتی نہیں کیا ہوگا؛ اور اگرکربھی لیا ہو تو اس نے انہیں، یا انہوں نے اسے دھتکار دیا ہوگا۔ اور اگر یہ غور کرے تو شاید اسے یہ ادراک ہو جائے کہ یہ اسکا تکبر ہے جو اسے جہاد میں نکلنے سے روکے ہوئے ہے، اور یہ کہ اسکا نفس اسے امیر کے ماتحت نہیں ہونے دیتا۔ اور شاید کہ ایسے شخص نے جہاد کے بارے میں پہلے کبھی سوچا نہیں تھا، اور جماعت سے مفارقت کے بعد وہ تا حیات اس بارے میں سوچے گا بھی نہیں۔ اب اس حال میں ہوتے ہوئے، اور جبکہ وہ فسق کی حالت میں جہاد سے پیچھے بیٹھا ہوا ہے، وہ خود کو جہاد اور مجاہدین کا سرپرست بنانا چاہتا ہے؛ ہرگز نہیں!

سو اے فتنہ زدہ فوجی! دیکھ کہ تو اپنا دین کس سے لے رہا ہے۔ اور توبہ کر اپنے رب کے حضور، ممکن ہے وہ تجھ پر رحم فرما دے اور تجھے ہدایت دے دے۔ اور اے صحوات! کیا تم نے ابھی تک عبرت حاصل نہیں کی؟ تمہارے بڑے جو دولہ اسلامیہ کے خلاف (عراق میں) دس سال سے قتال میں کھپ رہے ہیں، ان سے تمہیں کوئی سبق نہیں ملا؟ آج وہ تنظیمیں اور صحوات کہاں ہیں؟ اے لیبیا کی تنظیمو اور درنہ کی صحوات! تم نے ان سے عبرت نہیں پکڑی؟ اے بلاد خراسان کی تنظیمو! تم نے ان سے کوئی سبق نہیں لیا؟ تمہیں کیا ضرورت ہے دولہ اسلامیہ سے قتال کرنے کی؟ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی قبر کو خود اپنے ہاتھوں سے کھودے، یا اپنا سر کٹوائے یا اپنے گھر کو منہدم کروائے؟

اے (دولہ سے لڑنے والی) تنظیمو! تم لوگوں کو کیا پڑی ہے دولہ اسلامیہ سے قتال کرنے کی؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم دولہ اسلامیہ کو ختم کرسکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہوکہ تم عراق کی صحوات سے زیادہ زور آور اور جنگ میں تجربہ کار ہو، کہ جن کی پشت پر امریکہ اور اس کے اتحادی تھے؟ کیا تم شام کی صحوات اور اس کی تنظیموں سے عبرت نہیں پکڑتے ہو؟ اے دنیا بھر کی تنظیمو! دولہ اسلامیہ کے خلاف قتال کرنے سے باز آجاؤ اور اپنے رب کے حضور توبہ کرو۔ ہمیں یہود، صلیبیوں اور طواغیت سے لڑنے دو اور بیچ میں مت آؤ۔ باقی جو اب بھی ہمارے خلاف جنگ لڑنے پر اصرار کرتا ہے تو وہ بعد میں رو پیٹ کر نہ دکھائیں، نہ ماتم کرتے پھریں اور نہ ہی اپنے سوا کسی اور کو ملامت کریں۔

اے دنیا بھر میں موجود اہل سنت! بالخصوص اردن، بلاد حرمین اور لبنان میں موجود ہمارے اہل برادری! اگر تم نے عراق وشام کے حالات کو نہیں سمجھا تو تم اپنی خیر مناؤ۔ اگر تمہارا ایمان کمزور ہوچکا ہے اور تمہارا دین کم ہوچکا ہے، اور تمہارے حوصلے پست ہوچکے ہیں اور تم نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زہد اختیار رکھا ہے، تو کم از کم تمہاری غیرت وحمیت تو نہیں مرنی چاہئے۔ تم کس طرح زندگی بسر کررہے ہو اور تمہارے لیے کس طرح گھروں میں رہنا گوارا ہے جبکہ تمہارے اہل سنت بھائیوں کو قتل اور بے گھر کیا جارہا ہے، ان کے گھروں کو منہدم کیا جارہا ہے، ان کے اموال کو سلب کیا جارہا ہے، ان کی عزتوں کو لوٹا جارہا ہے اور یہ سب کچھ صلیبیوں کے طیاروں کے ذریعے سے ہورہا ہے، جو تمہارے بیچ میں سے اڑتے ہیں، تمہارے اموال سے ان کی فنڈنگ ہوتی ہے، تمہارے تیل سے ان کو ایندھن فراہم کیا جاتا ہے۔ اللہ کی لعنت ہو تمہارے حکمرانوں پر، اور اللہ کی لعنت ہو تم میں سے ان پر جو ان حکمرانوں کی طرفداری کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو بلعاموں پر جو علم کے گدھے ہیں، جو اپنے فتاوی سے طواغیت کی مدد اور ان کی حکومتوں کو استحکام بخشنے کے لیے تم کو سُن کررہے ہیں۔

پس اردن، لبنان اور بلاد حرمین میں موجود اہل سنت! بیدار ہوجاؤ اور اپنے کافر فاجر حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہو۔ ان کیخلاف اٹھ کھڑے ہو قبل اس کے کہ تم کو تمہاری ندامت کوئی فائدہ نہ دے۔ اور اہل یمن کی طرح مت بیٹھ جانا، کہ اسی طرح تمہارے حکمران تمہارے علاقوں کی ہر بالشت میں طاغوت روافضہ کے ذریعے وہ آگ نہ لگادیں ، کہ جسے پھر تم بجھا نہ سکو۔

اے لبنان، اردن اور بلاد حرمین موجود ہمارے اہل خانہ! ہم نے تم کو کئی برس سے خبردار کیا ہے۔ پس روافضہ تمہاری طرف پیش قدمی کرتے ہوئے آنے والے ہیں اور تمہاری ان کے ساتھ جنگ ہوکر رہنے والی ہے۔ پس یا تو تم خود اس جنگ کی طرف نکلتے ہوئے اسے اپنے سے دور کرو۔ یا پھر اپنی نیند میں

مدہوش رہو اور تم بھی اس وقت بیدار ہونا، جس وقت عراق، شام اور یمن والے بیدار ہوئے ہیں؛ قتل، گرفتاری، تشدد، جلاوطنی، گھروں کے منہدم ہونے، اموال کے چھن جانے اور عزتوں کے لٹنے کے بعد ۔

(پھر شیخ ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ نے اشعار پڑھتے ہوئے بغداد وشام کے حالات بیان کیے اور مسلمانوں کو ان کی غیرت وحمیت یاد دلاتے ہوئے ان کو جہاد کرنے پر ابھارا)۔

پھر انہوں نے امریکہ کے صدر کو مخاطب کرکے کہا کہ '' یہودیوں کے ناکام خچر اوباما سے ، اس کی عاجز آنے والی پارٹی سے، اس کے کمزور اتحاد سے اور اس کی شکست خوردہ فوج سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان کو اللہ کے حکم سے یکے بعد دیگرے دھچکوں اور المیوں سے دوچار کرینگے۔ پس تم انتظار کرو، ہم بھی انتظار کررہے ہیں۔

ہم قوقاز میں دولہ اسلامیہ کے مجاہدین کو ولایت قائم کرنے کے اعلان پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ہم ان کی بیعت کرنے اور خلافت کے قافلے میں شامل ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ امیر المؤمنین نے ان کی بیعت کو قبول فرمالیا ہے اور انہوں نے محترم شیخ ابو محمد القَدَری کو والیٔ قوقاز مقرر کردیا ہے، اور ان کو اپنے ظاہر وباطن میں اللہ کا تقوی اختیار کرنے اور اپنے ساتھیوں سے نرمی کرنے کی نصیحت کیں ہے۔ ہم قوقاز میں موجود تمام مجاہدین کو ان کے ساتھ شامل ہونے اور اللہ کی نافرمانی کے علاوہ تمام معاملات میں ان کی سمع واطاعت کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تم کو ثابت قدمی عطا کرے، تمہاری مدد کرے اور تم کو فتح سے نوازے۔

ہم خراسان میں موجود تمام مجاہدین کو، جو سچائی کے ساتھ اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں، دعوت دیتے ہیں کہ وہ دولت خلافت اسلامیہ کے قافلے میں شامل ہوجائیں، اور آپس میں تنظیمی، گروہی اور جماعتی اختلافات کو ختم کریں۔ خلافت تمام مسلمانوں کو متحد کرتی ہے۔ خلافت شامی ،عراقی ، یمنی، مصری، یورپی، امریکی اور افریقی، سب کو متحد کرتی ہے۔ خلافت عربی اور عجمی سب کو یکجا کرتی ہے۔ خلافت حنفی ، شافعی ، مالکی اور حنبلی سب مسلمانوں کو متحد اور یکجا کرتی ہے۔ سو تم اپنی خلافت کی طرف بڑھو۔ تم نے کئی برس شریعت کی حکمرانی کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے قتال کیا؛ اور اب تو شریعت کی حکمرانی قائم ہو چکی ہے، سو اس کے قافلے میں شریک ہوجاؤ۔ یہودیوں کی طرح مت ہونا، جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

''فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ''

''پھر جب ان کے پاس وہ آیا جس کو انہوں نے پہچان بھی لیا تو اس کے ساتھ کفر کرڈالا ۔''(البقرۃ : 89)

پس آگے بڑھو۔ تمہاری وفاداری تمہارے رب اور دین کے ساتھ ہونی چاہیے، نہ کہ اپنی قوم ، اپنی عوام، اپنے وطن یا اپنی تنظیم کے لیے۔ خراسان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کی راہ میں قتال کرنے والے مجاہدین ہیں، حالانکہ وہ پاکستانی ایجنسیوں یا دیگر ایجنسیوں کے اتحادی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو ہم خبردار کرتے ہیں اور ان کو توبہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ جو توبہ نہ کریں اور اپنی توبہ کا اعلان نہ کریں تو پھر وہ اپنے سوا کسی اور کو ملامت نہ کریں۔

اے مجاہدو! ان لوگوں کے ساتھ کونی نرمی نہ برتو اور نہ ہی ان پر کوئی رحم کھاؤ۔ اے دنیا بھر میں موجود دولت اسلامیہ کے سپاہیو !یہ جہاد کے میدان تمہارے سامنے کھلے پڑے ہیں۔ یہ تمہارے ہتھیار تمہارے ہاتھوں میں ہیں۔ یہ رمضان کا مہینہ تمہارے سامنے ہے۔ پس اپنی نیتوں کی تجدید کرتے ہوئے انہیں اللہ کے لیے

خالص کرو۔ نیت کی تجدید کرتے رہا کرو۔ اپنے ظاہر وباطن میں اللہ سے توبہ کرتے اور بخشش مانگتے رہا کرو۔ کثرت سے توبہ واستغفار کرو۔ یاد رکھو! اللہ تعالی نے مجاہدین سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا ہے کہ وہ ان کو ہر مرتبہ کامیابی عطا کرے گا، بلکہ اللہ کی سنت (وقانون) یہ ہے کہ وہ دنوں کو پھیرتا رہتا ہے اور جنگ کے ظاہری نتائج کبھی ان کے حق میں اور کبھی انکے دشمنوں کے حق میں کر دیتا ہے۔

’’إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ‘‘

’’اگر تم کو (شکست کا) زخم لگا ہے تو بے شک ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے۔ اور ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان باری باری گردش دیتے ہیں۔ ‘‘ (آل عمران : 140)

پس مجاہدین ایک معرکہ یا کئی معرکے ہار سکتے ہیں اور ان پر گردش زمانہ آنے کی وجہ سے وہ کئی شہر اور علاقے بھی کھوسکتے ہیں، لیکن وہ کبھی شکست خوردہ نہیں ہوسکتے، کیونکہ اللہ تعالی نے آخری انجام اور غلبہ ان کے لیے کردیا ہے، اگر وہ اللہ سے ڈرتے رہے اور صبر کو اختیار کیے رہے۔ لیکن اس فتح سے پہلے چھانٹی اور آزمائش کا آنا ضروری ہے ۔ اگر تم ایک زمین کھوبیٹھے ہو تو ان شاء اللہ تم اسے بلکہ اس سے زیادہ کو واپس حاصل کرلوگے، خواہ کچھ عرصے بعد ہی ایسا کیوں نہ ہو۔ اس وجہ سے آخری انجام اور تمکین واستحکام تمہارے لیے ہیں۔ پس تم ہر جگہ پر اپنے دشمنوں پر جھپٹو اور ان پر زمین کو ہلا ڈالو۔ صبر کرو اور ثابت قدم رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے۔

اے مسلمانو! یہ بہت فضیلت والے دن کی بہت بابرکت گھڑی ہے۔ پس میں دعا مانگتا ہوں اور تم آمین کہو۔

اے اللہ! تیرے راستے میں جہاد کرنے والے دنیا بھر میں موجود تمام مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ! تیرے راستے میں جہاد کرنے والے دنیا بھر میں موجود تمام مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ! تیرے راستے میں جہاد کرنے والے دنیا بھر میں موجود تمام مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ ان کے دلوں کو جمادے، ان کو ثابت قدمی عطا کردے، ان کو عزت دار کامیابی سے نواز دے، ان کو فتح مبین نصیب فرمادے۔

اے اللہ! اس مہینے کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ہر جگہ فتوحات کا مہینہ بنا دے اور اس مہینے کو ہر جگہ پر کافروں کے لیے وبال، شکست، ذلت اور رسوائی والا بنادے۔

اے اللہ! جو بھی تیری راہ میں قتال کرنے والے مجاہدین سے لڑتے ہیں اور ان کا خون اس بہانے سے حلال قرار دیتے ہیں کہ یہ خوارج ہیں، تو ہی ان کی پکڑ فرما، ان کے شیرازے کو بکھیر دے، ان کے اتحاد کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان سب کی کمر توڑ ڈال۔

اے اللہ! جو تیری راہ میں لڑنے والے مجاہدین کیخلاف ابھارتے ہیں، ان کو خوارج قرار دیکر ان کا خون بہانے کے فتوے دیتے ہیں، ان کی پکڑ فرما۔ ان پر بیماریوں اور آزمائشوں کو مسلط فرمادے اور ان کو لوگوں کے لیے عبرت کا نشان بنادے۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی پاک ہے۔ بیشک ہم ہی ظالموں میں سے ہیں۔

درود وسلام ہو جناب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر۔

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔